بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

دار الافتاء

حدیث شریف میں ہے:

﴿قال رسول الله صلى الله عليه وسلم «من ولد له ولد فليحسن اسمه وأدبه فإذا بلغ فليزوجه فإن بلغ ولم يزوجه فأصاب إثما فإنما إثمه على أبيه﴾

ترجمہ: جس شخص کی اولاد ہو، اسے چاہئے کہ اسکا اچھا نام رکھے، اچھی تربیت کرے، پھر جب اولاد بالغ ہو جائے اسکا نکاح کرادے، پس اگر بلوغت کے بعد بھی نکاح (حالانکہ باپ نکاح پر قادر ہے) نہیں کیا پھر اولاد گناہ میں مبتلا ہو گئی تو اس گناہ کے وبال میں والد بھی شامل ہو گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب اولاد بالغ ہو جائے تو مناسب وقت پر شادی کرانا والد کی ذمہ داری میں داخل ہے، اس سلسلہ میں والدین بلا وجہ تاخیر نہ کریں، کیونکہ تاخیر کی صورت میں طرح طرح کے مسائل پیدا ہوتے ہیں حتی کہ گناہ کی نوبت بھی آجاتی ہے، لہذا والدین پر لازم ہے کہ وہ مناسب وقت پر اولاد کی شادی کا انتظام کریں۔ تاہم والدین کا فیصلہ وپختہ عمر اور تجربہ کے لحاظ سے اولاد کے لئے زیادہ مفید ہوتا ہے، اور عام طور پر اس میں اولاد کی خیر خواہی پیشِ نظر ہوتی ہے، اس لئے اولاد کے لئے اپنے والدین کی مرضی کے مطابق نکاح کرنے میں ہی بہتری ہے، اور شرعی لحاظ سے بھی اس کی ترغیب دی گئی ہے لہذا اولاد کو چاہئے کہ ازخود اپنا نکاح کرنے کے بجائے اپنے والدین کی رضامندی سے ان کی سرپرستی میں نکاح کریں، تاکہ ان کی خوشیاں بھی حاصل ہو سکیں۔

لیکن اگر والد اپنی یہ ذمہ داری پوری نہیں کرتے اور مناسب رشتہ آجائے اور والد اجازت نہ دیں تو بالغ لڑکی کم از کم دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں اپنے کفو یعنی ہم پلہ سے جو دینداری، مالداری، خاندانی شرافت اور پیشہ میں برابر ہو تو مہرِ مثل کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے، شرعاً یہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔

البتہ اگر کسی بالغ لڑکی نے ولی کی اجازت کے بغیر ایسے لڑکے سے نکاح کیا جو شرعاً اس کا کفو (ہم پلہ) نہ ہو تو مفتی بہ قول کے مطابق یہ نکاح منعقد نہیں ہو گا۔

Scanned by CamScanner

لما فی الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (۳/ ۵۵)

(فنفذ نكاح حرة مكلفة بلا) رضا (ولي) والأصل أن كل من تصرف في ماله تصرف في نفسه وما لا فلا

وفی بدائع الصنائع، دارالکتب العلمية (۲/ ۳۱۷)

وأما الثاني فالنكاح الذي الكفاءة فيه شرط لزومه هو إنكاح المرأة نفسها من غير رضا الأولياء لا يلزم حتى لو زوجت نفسها من غير كفء من غير رضا الأولياء لا يلزم. وللأولياء حق الاعتراض؛ لأن في الكفاءة حقا للأولياء؛ لأنهم ينتفعون بذلك ألا ترى أنهم يتفاخرون بعلو نسب الختن، ويتعيرون بدناءة نسبه، فيتضررون بذلك، فكان لهم أن يدفعوا الضرر عن أنفسهم بالاعتراض-

والله تعالى أعلم

بندۂ طارق

عزیر طارق بلوانی غفرلہ ولوالدیہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/ شوال/ ۱۴۳۸ھ

۱۰/ جولائی/ ۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

(محمد عبدالمنان عفی عنہ)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۶/ شوال/ ۱۴۳۸ھ

۱۱/ جولائی/ ۲۰۱۷ء

نائب مفتی دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح

محمد طاہر عفی عنہ

۱۶/۱۰/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۲۰/۱۰/۱۴۳۸ھ

دارالافتاء

فتوی نمبر ۹۵/۱۵۹۸

مورخہ ۱۰/۱۰/۱۴۳۸ھ